محمد وسیم اختر مفتی

حضرت ام سلمہ بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہا

(۳)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۰ھ: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو پیغام بھیجا، ۹ ذی الحجہ (یوم نحر) کی رات فجر سے پہلے رمئ جمار کر لینا۔ چنانچہ وہ شیطانوں کو کنکر مار کر منیٰ واپس چلی گئیں۔ ازواج مطہرات میں سے اس دن ان کی باری تھی (ابوداؤد، رقم ۱۹۴۲۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۴۹۲)۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں: حج کے دوران میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سواری پر بیٹھ کر لوگوں سے پرے رہ کر طواف کر لو۔ میں طواف کر رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے سورۂ طور تلاوت فرما رہے تھے (بخاری، رقم ۱۶۱۹۔ مسلم، رقم ۳۰۵۴۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۴۸۵)۔ یوم نحر کی اگلی شب حضرت ام سلمہ کے نواسے وہب بن زمعہ اور ان کا ایک عزیز احرام کھول کر قمیصیں پہنے ہوئے ام سلمہ سے ملنے آئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہب سے پوچھا: کیا تم نے طواف افاضہ کر لیا ہے؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: قمیصیں اتارو۔ رمئ جمار کرنے کے بعد اگر تم نے شام سے پہلے طواف زیارت نہ کیا تو تمھارا احرام برقرار رہے گا (ابوداؤد، رقم ۱۹۹۹۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۵۳۰)۔

سفینہ حضرت ام سلمہ کا غلام تھا۔ انھوں نے اسے اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہے گا۔ سفینہ نے کہا: آپ شرط نہ لگاتیں تو بھی میں مرتے دم تک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑتا (ابوداؤد، رقم ۳۹۳۲۔ ابن ماجہ، رقم ۲۵۲۶۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۷۱۱)۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں ام المومنین حضرت ام سلمہ، ام المومنین حضرت میمونہ اور ام المومنین حضرت عائشہ نے آپ کی تیمار داری کی۔ آپ ہوش میں نہ تھے جب آپ کے چچا حضرت عباس نے نمونیا (ذات الجنب) کی دوا پلائی جو حبشہ سے لائی گئی تھی۔ ہوش میں آنے پر آپ نے اسے ناپسند کیا اور سزا کے طور پر یہ دوا حضرت عباس کے علاوہ سب کو پلوا دی۔ اگرچہ ''السیرۃ النبویۃ'' میں اس کی صراحت نہیں، لیکن سلسلۂ کلام سے لگتا ہے کہ اس دوا کو حضرت ام سلمہ حبشہ سے لائی تھیں (موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۴۸۷۰)۔ آپ سیدہ میمونہ کے گھر میں تھے جب طبیعت زیادہ خراب ہوئی۔ تب تمام ازواج مطہرات کو بلا کر آپ نے اجازت لی کہ ایام علالت سیدہ عائشہ کے حجرے میں گزاریں گے (بخاری، رقم ۳۰۹۹)۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینے پر رکھا۔ کئی جمعے گزر گئے، میں کھاتی پیتی اور وضو کے لیے ہاتھ دھوتی ہوں، لیکن مشک کی خوشبو میرے ہاتھ سے نہیں گئی (دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۲۱۹/۷)۔

۳۶ھ: معاویہ و علی کشمکش میں ام المومنین حضرت ام سلمہ نے سیدنا علی کا ساتھ دیا۔ انھوں نے کہا: اگر اللہ کی نافرمانی کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ چلتی۔ پھر اپنا بیٹا عمر ان کے حوالے کیا اور کہا: امیر المومنین، یہ مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تمام جنگوں میں آپ کے ساتھ رہے گا۔ عمر بن ابوسلمہ نے آخری دم تک سیدنا علی کا ساتھ دیا، سیدنا علی نے انھیں کچھ وقت کے لیے بحرین کا عامل بھی مقرر کیا۔

جنگ صفین ختم ہونے کے بعد حضرت ام سلمہ نے حضرت ابوایوب انصاری کو سیدنا علی کے پاس بھیجا۔ راویوں کو شک ہے کہ وہ اس وقت گئے کہ نہیں، تاہم یہ بات یقینی ہے کہ وہ اس وقت گئے جب سیدنا علی جنگ نہروان میں مشغول تھے۔

۴۰ھ میں حضرت معاویہ نے بسر بن ابوارطاۃ کو فوج دے کر مدینہ روانہ کیا۔ سیدنا علی کے مقرر کردہ گورنر حضرت ابوایوب انصاری مدینہ چھوڑ کر بصرہ چلے گئے تو بسر کو شہر پر قبضہ کرنے کے لیے قتال کی حاجت نہ رہی۔ سب سے بیعت لینے کے بعد اس نے بنوسلمہ کو پیغام بھیجا کہ جابر بن عبداللہ کو پیش کیے بغیر تمھیں امان نہ ملے گی۔ جابر ام المومنین حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: مجھے اپنی جان جانے کا اندیشہ ہے تو کیا میں یہ بیعت ضلالت کر لوں؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: میں نے اپنے بیٹے عمر بن ابوسلمہ اور داماد عبداللہ بن زمعہ کو بھی بیعت کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

امہات المومنین میں سے حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ نے سب سے آخر میں نوے (یا چوراسی) سال کی عمر میں

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

وفات پائی۔ ان کی تاریخ وفات شوال (یا رمضان) ۵۹ھ بھی بتائی گئی ہے، تاہم عام خیال یہی ہے کہ وہ ۶۱ھ میں فوت ہوئیں جب سیدنا حسین کی شہادت کی خبر آ چکی تھی اور یزید نے اقتدار سنبھال لیا تھا۔ مدینہ کی گورنری مروان بن حکم (یا ولید بن عتبہ) کے پاس تھی۔ ذہبی کہتے ہیں کہ سیدنا حسین کی شہادت کی خبر سن کر حضرت ام سلمہ پر غشی طاری ہو گئی۔ انھوں نے قاتلین حضرت حسین پر لعنت ملامت کی پھر وہ مغموم رہنے لگیں اور اسی کیفیت میں ان کی وفات ہوئی۔ فرماتی تھیں: میں نے جنّ (jinnee) عورتوں کو حسین کا مرثیہ کہتے سنا ہے۔ ابوہریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت ام سلمہ کے بیٹے حضرت سلمہ، حضرت عمر اور ان کے بھتیجے حضرت عبداللہ بن عبداللہ قبر میں اترے۔ حضرت ام سلمہ ایک بار بیمار ہوئیں تو وصیت کی کہ سعید بن زید ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ ابن حجر کہتے ہیں: ایسا ہو نہ سکا، کیونکہ حضرت ام سلمہ تو صحت یاب ہو گئیں، لیکن سعید ان سے پہلے وفات پا گئے۔ ذہبی کا کہنا ہے کہ حضرت ابوہریرہ بھی حضرت ام سلمہ کی زندگی ہی میں وفات پا چکے تھے۔ ابن کثیر کہتے ہیں: یہی بات درست ہے۔

حضرت ام سلمہ ذی عقل خاتون تھیں، لکھنا پڑھنا جانتی تھیں، شعر بھی کہتی تھیں۔ ان کا شمار فقیہہ صحابیات میں ہوتا ہے۔ مکتب نبوی میں ان کی علمی صلاحیتیں خوب پروان چڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل استفسارات کرتے رہنے کی وجہ سے علم الانساب، علم تفسیر، علم فقہ، حتیٰ کہ علم معاشرت میں انھوں نے بلند مقام پا لیا تھا۔ طبرانی کی روایت ہے کہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ! مجھے 'وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ'[۳] کا مطلب سمجھائیے۔ حضرت ام سلمہ نے کئی ارشادات نبوی کی تشریح کی اور فقہی مسائل میں فتوے دیے۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عبداللہ بن عباس کے درمیان اس عورت کی عدت کے بارے میں بحث ہوئی جس نے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچے کو جنم دیا۔ ابن عباس کہتے تھے کہ زیادہ مدت کو عدت سمجھا جائے گا، جبکہ ابوسلمہ کہتے تھے کہ بچے کی پیدایش کے بعد عدت پوری ہو گئی، حضرت ابوہریرہ نے ان کی تائید کی۔ تینوں نے حضرت ام سلمہ سے فیصلہ کرنے کو کہا تو انھوں نے جواب بھیجا، سبیعہ اسلمیہ کا یہی معاملہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد ان کو نکاح کی اجازت دے دی تھی (مسلم، رقم ۳۷۱۶۔ ترمذی، رقم ۱۱۹۳۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۷۴۱)۔

ایک بار جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے۔ حضرت ام سلمہ پاس تھیں۔ کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ رخصت ہوئے تو آپ نے حضرت ام سلمہ سے پوچھا: یہ کون تھے؟ ان کا جواب تھا: دحیہ۔ فرماتی ہیں: مجھے بالکل ایسا ہی لگا تھا، لیکن جب آپ نے ان سے ہونے والی گفتگو کو جبریل علیہ السلام

[۳] الواقعہ ۵۶: ۲۲-۲۳۔

کے حوالے سے بیان کیا تو مجھے معلوم ہوا (بخاری، رقم ۳۶۳۴۔ مسلم، رقم ۶۳۹۷)۔

حضرت ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ایک شب میں نے مسیح دجال کا ذکر کیا تو رات بھر نیند نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: جب تک میں موجود ہوں، اللہ میرے ذریعے سے تمھیں دجال سے محفوظ رکھے گا۔ میرے بعد اللہ نیکوکاروں کے ہاتھوں اہل ایمان کا دفاع کرے گا۔

ایک بار حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ماریہ نامی کنیسا کا ذکر کیا جو انھوں نے حبشہ میں دیکھ رکھا تھا۔ انھوں نے اس کی خوب صورتی کا نقشہ کھینچا اور اس میں نصب تصویروں کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب ان کا کوئی نیک آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں اور اس طرح کی تصویریں لگا دیتے ہیں۔ یہ روز قیامت اللہ کے ہاں بدترین مخلوق شمار ہوں گے (بخاری، رقم ۴۳۴۔ مسلم، رقم ۱۱۱۸)۔

حضرت ام سلمہ کے بیٹے عمر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے، بیان کرتے ہیں: جب اللہ کا یہ فرمان: 'اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا'[۴] (اے اہل بیت، اللہ چاہتا ہے کہ تم سے آلودگی کو دور کر دے اور تمھیں اچھی طرح پاک کر دے)۔ حضرت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین کو بلا کر ان پر چادر اوڑھائی۔ حضرت علی پیچھے کھڑے تھے، ان پر بھی چادر ڈالی۔ پھر فرمایا: اے اللہ، یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اے اللہ، ان سے آلودگی دور کر کے انھیں خوب پاک کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے کہا: اللہ کے نبی، میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ جواب فرمایا: تو اپنی جگہ ہے اور مجھے بھلی لگتی ہے (ترمذی، رقم ۳۷۸۷۔ مسلم، رقم ۶۲۶۱۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۵۰۸)۔ مسند احمد کی روایت ۲۶۵۵۰ میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو بھی چادر میں داخل کر لیا، جبکہ روایت ۲۶۷۴۶ کے مطابق ان کے اوپر سے چادر کھینچ لی۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اس روایت کے باوصف کہا جا سکتا ہے کہ اہل بیت سے اصلاً ازواج مطہرات ہی مراد ہیں، کیونکہ سورۂ احزاب کی ان آیات (۳۲ تا ۳۴) میں روے سخن محض انھی کی طرف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ فرمان اس راے کی تائید کرتا ہے، یہ آیات امہات المومنین کے بارے میں نازل ہوئیں۔ ارشاد ربانی ہے:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ	''اے نبی کی بیویو، تم عام عورتوں کی مانند نہیں اگر
اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ	تقویٰ پر گام زن رہو۔ لہٰذا نرم لہجے میں بات نہ کرنا

[۴] الاحزاب ۳۳:۳۳۔

فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالۡحِکۡمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا.

مبادا کہ جس کے دل میں ہوس ہو طمع کرنے لگے، تاہم صاف سیدھی گفتگو کیا کرو۔ اپنے گھروں سے چپکی رہنا، گزری ہوئی جاہلیت کے بناؤ سنگھار نہ کرنا۔ نماز پر قائم رہنا، زکوٰۃ دیتی رہنا اور اللہ و رسول کی اطاعت کو اپنا شعار بنائے رکھنا۔ اے اہل بیت، اللہ چاہتا ہے کہ تم سے آلودگی کو دور کر دے اور تمھیں اچھی طرح پاک کر دے۔ تمھارے گھروں میں اللہ کی جو آیات اور حکمت کی باتیں تلاوت کی جاتی ہیں، انھیں ذہن نشین کر لو۔ اللہ باریک بین اور خوب خبر رکھنے والا ہے۔''

قرآن مجید کا یہ واحد مقام ہے جس میں اہل بیت نبی کا تذکرہ ہوا۔ کوئی بھی انصاف پسند آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ اہل بیت اطہار کون ہیں؟

اہل ایمان عام طور پر اپنے تحائف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس روز پیش کرتے جب آپ سیدہ عائشہ کے ہاں ہوتے۔ باقی ازواج حضرت ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور آپ کی خدمت میں درخواست کرنے کو کہا کہ لوگوں کو ہدایت کریں، آپ جہاں بھی ہوں، ہدیے دے دیا کریں۔ حضرت ام سلمہ نے یہ بات عرض کی تو آپ نے جواب نہ دیا۔ دوسری بار کہا تو بھی آپ خاموش رہے۔ تیسری دفعہ یہی بات کہی تو فرمایا: مجھے عائشہ کے باب میں ایذا نہ پہنچاؤ، واللہ! اس کے علاوہ کسی زوجہ کے بستر میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ حضرت ام سلمہ نے اسی وقت توبہ و استغفار کی۔ ازواج مطہرات نے سیدہ فاطمہ کو اسی عرض داشت کے ساتھ بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جو عمل پسند کرتا ہوں، تم بھی اسی کو اختیار کرو۔ تیسری بار انھوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا۔ وہ سخت لہجے میں بولیں تو سیدہ عائشہ نے ان کو برا بھلا کہا (بخاری، رقم ۲۵۸۱۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۵۱۲)۔

حضرت عمر کا اپنی اہلیہ سے جھگڑا ہوا تو ان کی سخت کلامی پر کہا: اپنے مقام پر رہو۔ اہلیہ نے کہا: آپ مجھے منع کرتے ہیں، حالاں کہ آپ کی بیٹی حفصہ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاتی ہے۔ حضرت عمر فوراً حضرت حفصہ کے پاس گئے اور انھیں اللہ و رسول کی نافرمانی سے خبردار کیا۔ وہ یہی بات کہنے حضرت حفصہ کا ساتھ دینے والی حضرت ام سلمہ کے پاس گئے تو انھوں نے کہا: عمر، تعجب ہے کہ آپ ہمارے ہر کام میں دخل دیتے رہے ہیں اور اب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیویوں کے معاملات میں بھی مداخلت شروع کر دی ہے؟ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کچھ ازواج کے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

پاس ایک ماہ نہ جانے کی قسم کھا رکھی تھی۔ سیدنا عمر آپ کے پاس بھی گئے اور حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ سے ہونے والی بات سے آگاہ کیا۔ آپ مسکرا دیے۔ انتیس دن (شرعی ماہ) کے بعد آپ نے ازواج مطہرات سے رجوع فرما لیا (بخاری، رقم ۵۸۴۳۔ مسلم، رقم ۳۶۸۵۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۶۸۳)۔

حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال سنبھال رکھے تھے۔ ابن موہب (عثمان بن عبداللہ بن موہب) کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ کے ہاں گیا تو انھوں نے مجھے وہ بال دکھائے۔ مہندی اور کتم (سیاہ رنگ دینے والا پودا) لگنے سے ان کا رنگ سرخ ہو گیا تھا (بخاری، رقم ۵۷۹۸۔ ابن ماجہ، رقم ۳۶۲۳۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۵۳۵)۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے پوچھا: کیا آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ پوچھا: اس کی والدہ ام سلمہ کے ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے ام سلمہ سے بیاہ نہ کیا ہوتا تب بھی درہ میرے لیے حرام ہوتی، کیونکہ اس کے والد ابوسلمہ میرے رضاعی بھائی تھے (بخاری، رقم ۵۱۲۳۔ ابوداؤد، رقم ۲۰۵۶۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۶۳۲)۔ دوسری روایت میں یہی سوال آپ کے چچا حمزہ کی بیٹی کے بارے میں کیا گیا۔ حمزہ آپ کے چچا ہونے کے ساتھ رضاعی بھائی بھی تھے (مسلم، رقم ۳۵۷۵)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت ابوعمران حضرت ام سلمہ کے پاس آئے اور پوچھا: ام المومنین، میں نے پہلے حج نہیں کیا، عمرہ پہلے کروں یا حج؟ انھوں نے جواب دیا، جو چاہے، پہلے کر لو۔ پھر وہ ام المومنین حضرت صفیہ کے پاس گئے اور یہی سوال کیا۔ انھوں نے بھی وہی جواب دیا۔ ابوعمران دوبارہ حضرت ام سلمہ کے پاس آئے اور مکرر استفسار کیا۔ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ''اے آل محمد، تم میں سے جو حج کرے، حج کے ساتھ عمرہ کا تلبیہ کہہ لے''، یعنی حج تمتع کرے (موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۵۴۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۹۲۰، ۳۹۲۲)۔ اس فرمان میں حج قران و تمتع، دونوں شامل ہو سکتے ہیں، تلبیہ کہتے ہوئے عمرے کا نام لیا تو حج تمتع اور اگر عمرہ و حج، دونوں کے لیے لبیک کہا تو حج قران ہو گا۔ متمتع طواف و سعی کرنے کے بعد احرام اتار دیتا ہے، جبکہ قارن کے لیے طواف افاضہ سے پہلے احرام کھولنا منع ہے۔

ایک بار حضرت ام سلمہ نے آپ سے دریافت کیا: کیا میں اپنا مال ابوسلمہ کے بچوں پر خرچ کروں تو مجھے اس کا اجر ملے گا؟ میں انھیں اس حال میں چھوڑ نہیں سکتی، کیونکہ وہ میرے بچے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! تمھیں اس کا اجر ملے گا (بخاری، رقم ۵۳۶۹۔ مسلم، رقم ۲۲۸۳۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۵۰۹)۔ ام الحسین کہتی ہیں: کچھ گداگر عورتیں اور

مرد میرے پاس آئے، جم کر بیٹھ گئے اور پیچھے پڑ کر مانگنے لگے۔ میں نے انھیں نکل جانے کو کہا۔ ام المومنین ام سلمہ میرے پاس تھیں، فرمایا: او لڑکی، ہمیں ایسا کرنے کا حکم نہیں۔ پھر ہر فقیر کو الگ الگ کچھ نہ کچھ دیا، حتیٰ کہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجوریں بھی تھما دیں۔

حضرت ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنا لگوانے کی اجازت مانگی تو آپ نے ابوطیبہ کو کہا جو ابھی بچہ تھا اور ام سلمہ کا رضاعی بھائی تھا (ابوداؤد، رقم ۴۱۰۵۔ ابن ماجہ، رقم ۳۴۸۰)۔

حضرت ام سلمہ بتاتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے تو ایک مخنث موجود تھا۔ آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: یہ ہرگز تمھارے پاس نہ آئیں۔ (بخاری، رقم ۴۳۲۴۔ مسلم، رقم ۵۷۱۴۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۴۹۰)۔

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ نے اوڑھنی اوڑھ رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ایک بار لپیٹو، مردوں کے عمامے کی طرح دو دو بل نہ دو (ابوداؤد، رقم ۴۱۱۵۔ موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۶۵۲۲)۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

شاہ قطر (مطر: مسند احمد) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے آیا تو آپ نے حضرت ام سلمہ سے کہا: دروازے کا دھیان رکھو تاکہ کوئی اندر نہ آئے۔ اسی اثنا میں سیدنا حسین چھلانگ مار کر آئے اور حضرت ام سلمہ کے منع کرنے کے باوجود چھلانگ مار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر چڑھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین کو چومنے لگے تو بادشاہ نے پوچھا: آپ اس بچے سے بہت محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں (موسوعہ مسند احمد، رقم ۱۳۵۳۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۴۲)۔

ایک بار آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سوالی آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک کھجور دی تو اس نے برا منہ بنالیا اور چلا گیا۔ بعد ازاں دوسرا سائل آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی کھجور دینے کو کہا: اس نے خوش ہو کر لی اور کہا: سبحان اللہ، اللہ کے رسول نے کھجور عطا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندی سے کہا: ام سلمہ کے پاس جاؤ اور کہو، جو چالیس درہم آپ کے پاس پڑے ہیں، اسے دے دیں (موسوعہ مسند احمد، رقم ۱۲۵۷۴۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۹۱۳۴)۔

بنومخزوم کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لیے ان سے سفارش کرائی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر محمد کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا (نسائی، رقم ۴۸۹۵)۔

حضرت ابوحذیفہ کی بیوی سہلہ بنت سہیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: (ہمارا آزادکردہ) سالم عاقل و بالغ ہو گیا ہے۔ وہ میرے پاس آتا جاتا ہے، میرا خیال ہے کہ ابوحذیفہ اسے برا سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دودھ پلا دو تو وہ تمھارے لیے محرم بن جائے گا (مسلم، رقم ۳۵۹۱)۔ حضرت سہلہ نے کہا: وہ تو (ڈاڑھی مونچھ والا) بڑا آدمی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ وہ بڑا شخص ہے (مسلم عن عائشہ، رقم ۳۵۹۰)۔ دودھ پلائی کے بعد حضرت سہلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بتایا: میں اب ابوحذیفہ کے چہرے پر ناگوار تاثرات نہیں دیکھتی (نسائی، رقم ۳۳۲۲)۔ سیدہ عائشہ نے اپنی بھتیجیوں، بھانجیوں حتیٰ کہ حضرت ام سلمہ کو بھی گھر میں آنے جانے والے ملازموں کے باب میں اسی طریقے پر عمل کرنے کا مشورہ دیا (موسوعہ مسند احمد، رقم ۲۵۴۱۵)۔ تاہم سیدہ ام سلمہ اور باقی ازواج النبی نے پسند نہ کیا کہ گود میں بٹھائے بغیر اس طرح کی دودھ پلائی کے ذریعے وہ کسی شخص کو اپنے گھر میں داخل کر لیں۔ وہ عائشہ سے کہتی تھیں: ہمیں نہیں معلوم، شاید یہ ایک رخصت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض سالم کے لیے جائز قرار دی ہو (مسلم، رقم ۳۵۹۵۔ ابوداؤد، رقم ۲۰۶۱۔ نسائی، رقم ۳۳۲۷)۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں: بچے کی عمر دو سال سے زیادہ ہو جائے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی (ترمذی، رقم ۱۱۵۲)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت ام سلمہ کی مرویات کی تعداد ۳۷۸ ہے۔ ان میں تیرہ متفق علیہ اور مفردات بخاری تین ہیں۔ انھوں نے زیادہ تر براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اپنے میاں ابوسلمہ اور فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ سے حدیث روایت کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شامل ہیں: ان کے بیٹے حضرت عمر بن ابوسلمہ، بیٹی حضرت زینب بن ابوسلمہ، بھائی حضرت عامر بن ابوامیہ، بھتیجے حضرت مصعب بن عبداللہ، حضرت مکاتب نبہان، آزادکردہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع، حضرت نافع، حضرت سفینہ، حضرت ابوکثیر، حضرت حسن کی والدہ حضرت خیرہ، صحابہ میں سے ام المومنین حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوسعید خدری، حضرت صفیہ بنت شیبہ، حضرت ہند بنت حارث، حضرت قبیصہ بن ذؤیب، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث، حضرت عبداللہ بن زمعہ، حضرت اسامہ بن زید، تابعین میں سے حضرت ابوعثمان نہدی، حضرت ابووائل، حضرت سعید بن مسیب، حضرت شقیق بن سلمہ، حضرت اسود بن یزید، حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت شعبی، حضرت ابوصالح سمان، حضرت مجاہد، حضرت نافع بن جبیر، حضرت عطا بن ابورباح، حضرت شہر بن حوشب، حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت حبیب بن ابوثابت، حضرت عبداللہ بن بریدہ، حضرت عبداللہ بن وہب، حضرت

عبدالرحمٰن بن شیبہ، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت حکیمہ بنت امیہ، حضرت صفیہ بنت ابوعبید، حضرت کریب مولیٰ ابن عباس اور حضرت سلیمان بن یسار۔

اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک کے زمانے میں گورنر مدینہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ازواج مطہرات کے نوحجروں کو مسجد نبوی میں شامل کیا۔ حضرت ام سلمہ کے کمرے کے علاوہ سب گھر کھجور کی ٹہنیوں اور گارے سے تعمیر ہوئے تھے۔ حضرت ام سلمہ کا گھر کچی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ ان کے پوتے نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ دومۃ الجندل پر تشریف لے گئے تو حضرت ام سلمہ نے اینٹوں کی تعمیر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت ام سلمہ نے کہا: یارسول اللہ، میں لوگوں کی نگاہیں متحیر کرنا چاہتی تھی۔ فرمایا: ام سلمہ! مال مسلم کا بدترین استعمال عمارتیں بنانا ہے۔

حضرت حسن بصری کی ولادت عہد فاروقی میں ہوئی۔ ان کے والد جنگ بیسان میں قید ہو کر مدینہ آئے تھے، ان کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی خادمہ مقرر ہوئیں۔ وہ کام کاج میں مشغول ہوتیں تو حضرت ام سلمہ ننھے حسن کو بہلانے کے لیے اپنی چھاتی سے لگا لیتیں۔ دودھ وہ اپنی ماں ہی کا پیتے تھے۔

اہل تشیع امہات المومنین میں سیدہ خدیجہ کے بعد سیدہ ام سلمہ کو دوسرا درجہ دیتے ہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویہ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، الجامع المسند الصحیح (بخاری، شرکۃ دار الارقم)، المسند الصحیح المختصر من السنن (مسلم، شرکۃ دار الارقم)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، دلائل النبوۃ (بیہقی)، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (ابن اثیر)، البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)، سیر اعلام النبلا (ذہبی)، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (ابن حجر)، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (مقالہ: ام سلمہ، سید نذیر نیازی)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com